



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 24-26/AIMS

April 23, 2026

فکر و نظر

بر صغیر کے مسلمان دانشوروں کی اجتماعی نفسیات میں اندلس کا تصور: تاریخی رومانویت، افسانوی عناصر،
ثقافتی یادداشت اور نفسیاتی اثرات کا تحلیلی جائزہ

طہ نذیر¹، اسرار احمد^{2,3}

1- سربراہ، کنیڈین انجمن صحافیان اور ماہرین ابلاغیات، اونٹریو، کنیڈا۔ <https://www.canadianjournalists.ca/>

2- مدیر اعلیٰ، رسالہ آغاز، کنسورشیم پبلشر، کنیڈا۔ <https://consortiumpublisher.ca/>

3- سابق بیورو چیف، روزنامہ ایکسپریس، سرگودھا، پنجاب، پاکستان۔

Running title: Al-Andalus, Collective Memory, Historical Romanticism

Keywords: Postcolonial Nostalgia, South Asian Muslim Intellectuals

Correspondence: Taha Nazir PhD, Journalist Researcher and Adjunct Professor. Thomson

Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

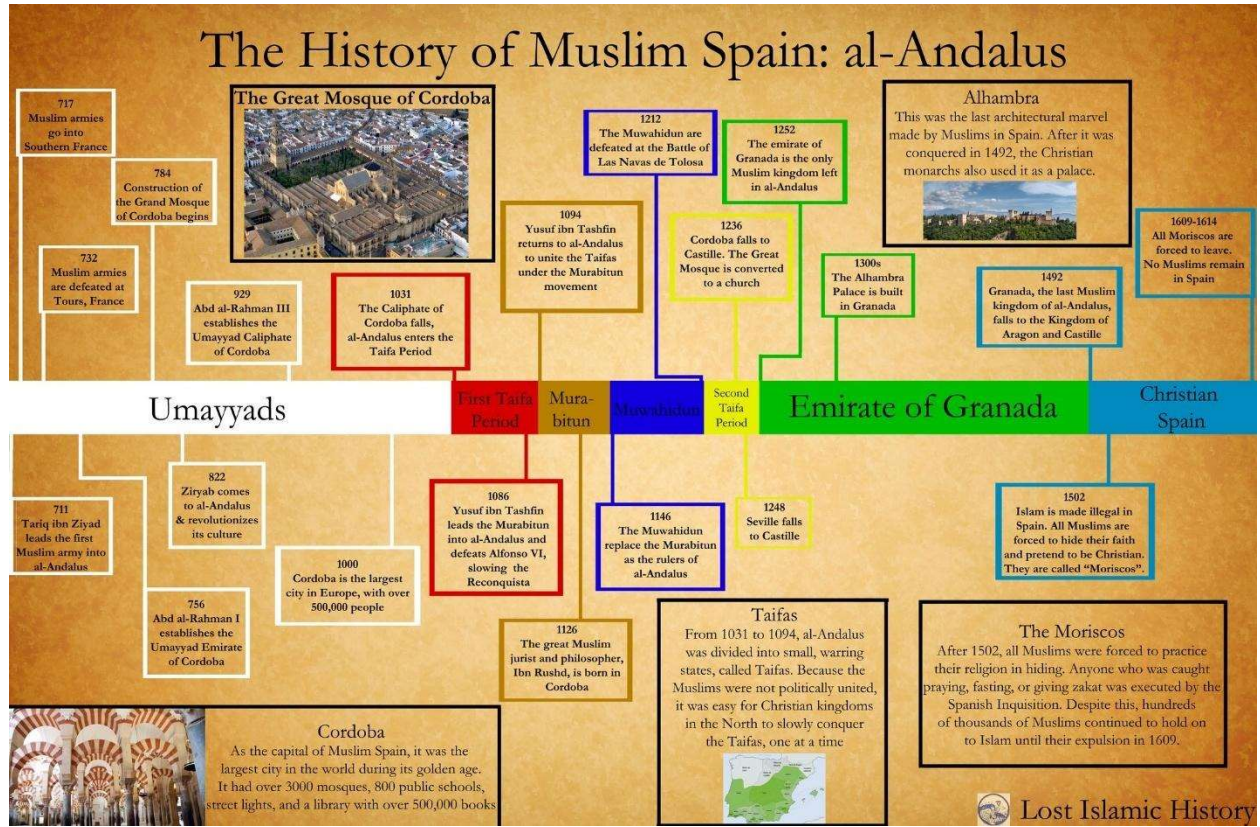
Consent for publication: Author is agreed to publish this article.

برصغیر کے مسلمان دانشوروں کی اجتماعی نفسیات میں اندلس (Al-Andalus) ایک طاقتور تاریخی، جذباتی اور ثقافتی علامت کے طور پر موجود ہے۔ یہ اداراتی و تحلیلی جائزہ تاریخی رومانویت، ثقافتی یادداشت، نوآبادیاتی نفسیات، اور شناختی سیاست کے تناظر میں اندلس کے تصور کا مطالعہ پیش کرتا ہے۔ تحقیق میں invented traditions، collective memory، postcolonial nostalgia، imagined communities اور جیسے نظریاتی فریم ورک استعمال کیے گئے ہیں۔

مطالعہ ظاہر کرتا ہے کہ اندلس کی یاد صرف ایک تاریخی واقعہ نہیں بلکہ ایک نفسیاتی اور تہذیبی علامت بن چکی ہے، جس میں عظمتِ ماضی، زوال کا غم، اور کھوئی ہوئی شناخت کی تلاش شامل ہے۔ علامہ اقبال، ڈاکٹر مبارک علی، اور جدید postcolonial scholarship کے تجزیات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ اندلس کی یادداشت جنوبی ایشیائی مسلم ذہن میں فخر، محرومی، victimhood narrative، اور cultural revivalism کے متضاد عناصر پیدا کرتی ہے۔

یہ جائزہ اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ اندلس کا تصور مثبت ثقافتی خود اعتمادی پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ تاریخی رومانویت اور جذباتی سیاست کو بھی تقویت دیتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ اندلس کو افسانوی تقدیس کے بجائے علمی، تنقیدی، اور empirical انداز میں سمجھا جائے تاکہ تاریخی شعور زیادہ متوازن اور حقیقت پسندانہ بن سکے۔

برصغیر کے مسلمان دانشوروں اور ادیبوں میں اندلس کا ذکر ایک مسلسل دہرایا جانے والا موضوع ہے۔ اندلس کو اکثر اسلامی تہذیب کے ایک سنہری دور، علمی مرکز، اور مذہبی و ثقافتی ہم آہنگی کی مثال کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ علامہ اقبال کی شاعری، خصوصاً ”مسجدِ قرطبہ“، اس تاریخی رومانویت کی نمایاں مثال ہے جہاں اندلس ایک روحانی اور تہذیبی استعارہ بن جاتا ہے۔ جدید مسلم بیانیوں میں اندلس کو ایک کھوئی ہوئی عظمت کے طور پر یاد کیا جاتا ہے جس کے زوال پر اجتماعی افسوس اور جذباتی وابستگی پائی جاتی ہے۔



islamciv.com

تاہم جدید علمی تحقیق یہ ظاہر کرتی ہے کہ اندلس کی یہ تصویر مکمل طور پر تاریخی حقیقت نہیں بلکہ 'cultural memory'، اور identity construction کا امتزاج ہے۔ برصغیر کے مسلمانوں کے لیے اندلس محض ایک تاریخی خطہ نہیں بلکہ ایک نفسیاتی اور تہذیبی علامت بن چکا ہے جس کے ذریعے وہ اپنی اجتماعی شناخت اور ماضی کی عظمت کو دوبارہ تخلیق کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اندلس کی یاد برصغیر کے مسلم فکری و ادبی شعور میں ایک مستقل مقام رکھتی ہے۔

اندلس کے بارے میں کئی ایسے تصورات موجود ہیں جو تاریخی حقیقت سے زیادہ افسانوی اور جذباتی نوعیت رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر طارق بن زیاد کی مشہور تقریر "کشتیاں جلا دو" جدید تحقیق کے مطابق ایک بعد کی ادبی تخلیق ہے اور اس کے معاصر تاریخی شواہد موجود نہیں۔ اسی طرح اندلس کو مکمل مذہبی رواداری اور مثالی coexistence کی مثال کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، حالانکہ حقیقت زیادہ پیچیدہ تھی۔ اگرچہ مسلمانوں، عیسائیوں، اور یہودیوں کے درمیان convivencia یعنی اشتراک عمل موجود تھا، لیکن اس کے ساتھ سیاسی طاقت، مذہبی حدود، اور سماجی عدم مساوات کے عناصر بھی شامل تھے۔ اس کے باوجود اندلس قرن و سطر میں علم، فلسفہ، طب، فلکیات، اور فن تعمیر کا ایک اہم مرکز ضرور تھا جس نے یورپ کی علمی ترقی پر گہرے اثرات مرتب کیے۔

Maurice Halbwachs کے collective memory نظریے کے مطابق معاشرے اپنی شناخت کو برقرار رکھنے کے لیے مخصوص تاریخی یادداشتوں کو زندہ رکھتے ہیں۔ برصغیر کے مسلمانوں کے لیے اندلس کی یاد اسی collective memory کا حصہ ہے۔ یہ یاد نہ صرف ماضی کی عظمت

کا احساس دلاتی ہے بلکہ موجودہ شناختی بحران کے مقابلے میں ایک نفسیاتی سہارا بھی فراہم کرتی ہے۔ علامہ اقبال کی ”مسجد قرطبہ“ اس اجتماعی نفسیات کی سب سے نمایاں مثال ہے جہاں اندلس اسلامی تخلیقی قوت، روحانی تسلسل، اور تہذیبی جمالیات کی علامت بن جاتا ہے۔ اس کے برعکس ڈاکٹر مبارک علی اندلس کے زوال کو ایک ”عبرت نامہ“ قرار دیتے ہیں اور اس پر جذباتی رومانویت کے بجائے تاریخی تجزیے پر زور دیتے ہیں۔

یہ اجتماعی یادداشت مثبت اور منفی دونوں اثرات رکھتی ہے۔ ایک طرف یہ ثقافتی خود اعتمادی، علمی فخر، اور تہذیبی وابستگی کو تقویت دیتی ہے جبکہ دوسری طرف victimhood narrative، احساس زوال، اور ماضی پر غیر متوازن انحصار کو بھی فروغ دے سکتی ہے۔ برصغیر کے مسلمانوں نے نوآبادیاتی دور میں سیاسی زوال، سماجی عدم تحفظ، اور شناختی بحران کا سامنا کیا۔ ایسے ماحول میں اندلس کی یاد ایک symbolic refuge بن گئی، جہاں ماضی کی عظمت کو حال کی محرومی کے مقابلے میں استعمال کیا گیا۔ یہ nostalgia دراصل ایک نفسیاتی mechanism تھا جس کے ذریعے مسلمان اپنی کھوئی ہوئی طاقت اور تہذیبی برتری کو ذہنی طور پر دوبارہ زندہ رکھتے تھے۔ Benedict Anderson کے imagined communities کے مطابق ایسی تاریخی یادیں اجتماعی شناخت کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔



اندلس نے قرون وسطیٰ میں علم، فلسفہ، طب، ریاضی، فلکیات، اور فن تعمیر کے میدان میں نمایاں ترقی کی۔ Cordoba، Granada، اور Seville جیسے شہر علمی مراکز بن گئے جہاں مسلمانوں، یہودیوں، اور عیسائیوں نے مشترکہ طور پر علمی سرگرمیوں میں حصہ لیا۔ ابن رشد، ابن طفیل، اور

الزہر اوی جیسے مفکرین نے فلسفہ، طب، اور سائنس کے میدان میں اہم خدمات انجام دیں۔ اندلس کے علمی ذخیرے نے بعد ازاں یورپ کی Renaissance اور Enlightenment movements پر بھی اثر ڈالا۔ یہی علمی و تہذیبی ورثہ برصغیر کے مسلم ذہن میں اندلس کو ایک مثالی تہذیب کے طور پر زندہ رکھتا ہے۔

جدید scholarship اس بات پر زور دیتی ہے کہ اندلس کو مکمل idealized civilization کے طور پر پیش کرنا تاریخی پیچیدگیوں کو نظر انداز کرتا ہے۔ اسی طرح اسے صرف ”مظلومیت“ کے استعارے تک محدود کرنا بھی علمی توازن کے خلاف ہے۔ ضروری ہے کہ اندلس کو نہ مکمل myth بنایا جائے اور نہ صرف شکست کی علامت، بلکہ ایک پیچیدہ تاریخی تجربے کے طور پر سمجھا جائے جس میں علمی ترقی، سیاسی طاقت، مذہبی تعلقات، اور تہذیبی تغیرات سب شامل تھے۔

نتیجہ

برصغیر کے مسلمان دانشوروں کی اجتماعی نفسیات میں اندلس ایک طاقتور cultural memory کے طور پر موجود ہے۔ یہ یاد ایک طرف تہذیبی فخر، علمی عظمت، اور ثقافتی اعتماد پیدا کرتی ہے جبکہ دوسری طرف victimhood narrative اور historical romanticism کو بھی تقویت دیتی ہے۔ اندلس کی رومانویت دراصل cultural nostalgia، postcolonial identity crisis، اور imagined history کا امتزاج ہے۔ جدید علمی تحقیق اس بات پر زور دیتی ہے کہ اندلس کو افسانوی تقدیس کے بجائے تنقیدی، سائنسی، اور تاریخی تناظر میں سمجھا جائے تاکہ تاریخی شعور زیادہ متوازن، حقیقت پسندانہ، اور تعمیری بن سکے۔

سفارشات

اندلس کے مطالعے کو جذباتی اور افسانوی بیانیوں کے بجائے empirical historical analysis پر مبنی بنایا جانا چاہیے۔ تعلیمی اداروں میں critical historiography کو فروغ دیا جائے تاکہ طلبہ historical myths اور حقیقی تاریخ کے درمیان فرق کو سمجھ سکیں۔ میڈیا، ادبیات، اور مذہبی خطابات میں اندلس کو متوازن انداز میں پیش کیا جائے تاکہ غیر حقیقت پسندانہ رومانویت کے بجائے علمی شعور پیدا ہو۔ نوجوان نسل میں historical literacy اور critical thinking skills کو فروغ دینا بھی ضروری ہے تاکہ تاریخ کو جذباتی سیاست کے بجائے علمی تناظر میں سمجھا جاسکے۔

مستقبل کے مجوزہ تحقیقی موضوعات

مستقبل میں South Asian Muslim identity formation اور Andalusian nostalgia کے تعلق پر مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔ اسی طرح Ottoman memory اور Andalusian memory کے تقابلی مطالعے سے مسلم collective psychology کو بہتر انداز میں سمجھا جاسکتا ہے۔ social media کے ذریعے اسلامی تاریخ کی romanticization، postcolonial trauma کے نفسیاتی اثرات، اور Muslim intellectual discourse میں historical decline narratives کے کردار پر interdisciplinary تحقیق بھی اہم ثابت ہو سکتی ہے۔

Reference:

- Akasoy, A. (2020). Convivencia revisited: Interfaith relations in medieval Iberia. *Journal of Medieval Iberian Studies*, 12(2), 145–162. <https://doi.org/10.1080/17546559.2020.1736148>
- Allen, A. (2021). Islamic Spain and collective memory in modern Muslim societies. *Memory Studies*, 14(5), 1021–1035. <https://doi.org/10.1177/1750698021992341>
- Anderson, B. (2020). *Imagined communities: Reflections on the origin and spread of nationalism* (Revised ed.). Verso Books.
- Cook, D. (2022). The legacy of Al-Andalus in contemporary Islamic thought. *Middle Eastern Studies*, 58(4), 577–592. <https://doi.org/10.1080/00263206.2021.1912220>
- Fernández-Morera, D. (2021). *The myth of the Andalusian paradise: Muslims, Christians, and Jews under Islamic rule in medieval Spain*. Intercollegiate Studies Institute.
- García-Sanjuán, A. (2020). The conquest of Al-Andalus and historical memory. *eHumanista*, 44, 1–21. <https://www.ehumanista.ucsb.edu>
- Halbwachs, M. (2020). *On collective memory*. University of Chicago Press.
- Hobsbawm, E., & Ranger, T. (2021). *The invention of tradition*. Cambridge University Press. <https://doi.org/10.1017/CBO9781107295636>
- Iqbal, M. (2021). *Baal-e-Jibreel* (Critical academic edition). Sang-e-Meel Publications.
- Menocal, M. R. (2020). *The ornament of the world: How Muslims, Jews, and Christians created a culture of tolerance in medieval Spain*. Back Bay Books.
- Mubarak Ali. (2021). *Historical romanticism and Muslim memory in South Asia*. New Age Islam. <https://www.newageislam.com>
- Robinson, C. F. (2022). *Islamic civilization in Spain and its intellectual legacy*. Routledge. <https://doi.org/10.4324/9781003189787>
- Wolf, K. B. (2021). Convivencia in medieval Spain: Historical debates and modern myths. *Religion Compass*, 15(3), 1–12. <https://doi.org/10.1111/rec3.12392>
- Younis, O. (2023). Postcolonial nostalgia and Muslim intellectual discourse. *Third World Quarterly*, 44(7), 1321–1339. <https://doi.org/10.1080/01436597.2023.2178421>
- Zaheer, A. (2024). Collective trauma and historical imagination in South Asian Muslim thought. *Asian Journal of Social Science*, 52(1), 55–73. <https://doi.org/10.1163/15685314-52010005>

ادارتی بیان (Editorial Statement)

یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی معاون ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی مخزن اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زینودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلیٹ فارمز پر بطور اشتاتی معائنہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور دعوائی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشتاتی جانکاری کچھ نہ مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔



© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.
License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to Aghaaz Info Media System (AIMS), include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).